

ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال دلوں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: 1395)

آج بھی ہم اگر سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنالیں تو اس سے ان شاء اللہ ایک صالح اور خوش گوار معاشرہ وجود میں آئے گا اور اس کے مایہ پوری انسانیت کو امن و سکون کی دولت نصیب ہوگی۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے انداز تربیت میں والدین، اہل تہذیب کرام اور علماء کرام لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو مشعل راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

اخلاق و آداب

ب: چہارم

(1) شکر و قناعت (2) امانت و دیانت (3) اخلاص و تقویٰ (4) پردہ پوشی

مشقی معروضی سوالات

بال نمبر۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091004001

(الف) کھانا کھا کر شکل ادا کرنے والا کا اجر برابر ہے: (ب) مسافر کے (ج) خنی کے (د) روزے دار کے

091004002

(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے کفار مکہ کو راستیں واپس لوٹا کیں: (ب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ج) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

091004003

(الف) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے: (ب) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا: (ج) سوچ کو (د) زبان کو

091004004

(الف) پردہ پوشی جائز نہیں: (ب) اجتماع جرم کی (ج) گناہ گار کی (د) منافق کی

اضافی معروضی سوالات

091004005

(الف) شکر کا لغوی معنی ہے: (ب) خراج کرنا (ج) تلاش کرنا (د) طلب کرنا

091004006

(الف) قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے: (ب) اس کو کم سمجھے (ج) اس میں کنجوسی کرے (د) اس میں کثرت سے خرچ کرے

091004007

(الف) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے: (ب) سُبْحَانَ اللَّهِ (ج) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (د) الْحَمْدُ لِلَّهِ

- (8) بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہا جاتا ہے: (الف) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (ب) جَزَاكَ اللّٰہُ خَيْرًا (ج) يَزَحْمُكَ اللّٰہُ (د) اللّٰہُ اَكْبَرُ
- (9) تمہیں اور زیادہ دیا جائے گا اگر تم کرو گے: (الف) صبر (ب) شکر (ج) شکوہ (د) برداشت
- (10) وہ انسان کامیاب و کامران ہو گیا جو: (الف) مسلمان ہو گیا (ب) کافر ہو گیا (ج) مرتد ہو گیا (د) منافق ہو گیا
- (11) شکر و قناعت دوائیے عظیم اوصاف ہیں جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے ہے: (الف) دور (ب) پڑوسی (ج) قریب (د) موافق
- (12) انسان ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے اگر نہ کرے: (الف) اطاعت و بندگی (ب) شکر و قناعت (ج) غنودرگزر (د) صلہ رحمی
- (13) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ عملی پیکر تھے: (الف) رحم دلی (ب) عاجزی (ج) شکرگزاری (د) غنودرگزر
- (14) انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی نعمتوں پر کرتا رہے: (الف) شکر (ب) غنودرگزر (ج) غور و فکر (د) صبر
- (15) شکرگزار بندہ بننے کا طریقہ ہے کہ انسان نعمتوں میں دیکھے اپنے لئے کم تر والے: (الف) درجے کو (ب) حسن و جمال کو (ج) حسب و نسب کو (د) جاہ و منصب کو
- (16) عبادت میں سکون ملتا ہے: (الف) عاجزی و انکساری سے (ب) رحم دلی سے (ج) سخاوت سے (د) تقویٰ سے
- (17) انسان لا محدود اور پر تعیش سامان زندگی کے پیچھے دوڑ کر خود کو: (الف) تھکا دیتا ہے (ب) گم راہ کر دیتا ہے (ج) بھول جاتا ہے (د) لالچی کر دیتا ہے
- (18) شکرگزار بننے سے اضافہ ہوتا ہے: (الف) غربت میں (ب) نعمتوں میں (ج) غصہ میں (د) دولت میں
- (19) جس شخص کو کوئی چیز ملے اور اس نے چھپایا تو اس نے کی: (الف) عبادت (ب) حماقت (ج) قناعت (د) ناشکری
- (20) امانت و ولایت کا تعلق ہے: (الف) مالی معاملات سے (ب) ملازمت سے (ج) تجارت سے (د) زندگی کے ہر شعبے سے
- (21) ہجرت مدینہ کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس امانتیں موجود تھیں: (الف) کفار مکہ کی (ب) اہل مدینہ کی (ج) یہودی (د) اہل طائف کی

- 091004022 (22) کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے: (الف) امانت داری (ب) صلہ رحمی (ج) کفایت شعاری (د) عفو و درگزر
- 091004023 (23) حدیث مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے: (الف) امانت (ب) فیصلہ کن بات (ج) آخری بات (د) نہ بھولنے والی بات
- 091004024 (24) سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا ہے: (الف) قول (ب) عہد (ج) صبر (د) تقویٰ
- 091004025 (25) بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے: (الف) پاس ہیں (ب) ذمے ہیں (ج) لیے ہیں (د) سپرد کرو
- 091004026 (26) امانتوں کی ادائیگی کا سلسلہ حکم ران وقت سے شروع ہو کر آتا ہے ایک: (الف) وزیر اعظم تک (ب) کاروباری شخص تک (ج) دکان دار تک (د) خادم تک
- 091004027 (27) مال دار اور اغنیاء اپنے اموال سے غریب و مساکین کی معاونت کا ادا کریں: (الف) حق (ب) فریضہ (ج) امانت (د) امانت
- 091004028 (28) امانت کا تقاضا ہے کہ جس کی امانت ہے اس کو کر دی جائے: (الف) معاف (ب) محروم (ج) ادا (د) زیادہ
- 091004029 (29) اسلام میں ہر شخص کو امانتیں سونپی گئی ہیں: (الف) اختیار میں (ب) دائرہ کار میں (ج) رشتہ دار میں (د) پڑوس میں
- 091004030 (30) کسی کے راز کو افشا نہ کرنا بھی ہے: (الف) امانت داری (ب) صداقت (ج) سخاوت (د) پاک دامنی
- 091004031 (31) اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا ہے: (الف) حرام (ب) امانت (ج) خود غرضی (د) حلال
- 091004032 (32) مشورہ بھی ہے ایک: (الف) بوجھ (ب) امانت (ج) خوشی (د) خیانت
- 091004033 (33) اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو نہیں ہے؟ (الف) نیک (ب) صابر (ج) سخی (د) امانت دار
- 091004034 (34) اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے: (الف) زیادہ دولت والا (ب) زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا (ج) زیادہ حسن والا (د) زیادہ شہرت والا
- 091004035 (35) تمام اعمال کا دار و مدار ہے: (الف) علم پر (ب) نیت پر (ج) صحت پر (د) جوانی پر

091004036

ڈرنا

(د)

کوشش کرنا

(ج)

عبادت کرنا

(ب)

(الف) خالص بنانا

(36)

091004037

علم و دانش کا

(د)

سکرت عبادت کا

(ج)

تقویٰ کا

(ب)

(الف) بزرگی کا

(37)

091004038

نیت کا

(د)

عبادت کا

(ج)

تقویٰ کا

(ب)

(الف) اخلاص کا

(38)

091004039

بزرگی

(د)

کوشش

(ج)

نیت کی درستی

(ب)

(الف) تقویٰ

(39)

091004040

(د) اخلاص و تقویٰ کا

(ج) عزت کا

(ب) مال و دولت کا

(الف) تمام اعمال کا

نیت پر دار و مدار ہے:

(40)

091004041

(د) پرہیزگاری اختیار کرنا

(ج) نیکی کرنا

(ب) صبر کرنا

(الف) روکنا

قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار قرار دیا گیا ہے؟

(41)

091004042

(د) زکوٰۃ کو

(ج) حج کو

(ب) نماز کو

(الف) تقویٰ کو

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا ہے:

(42)

091004043

(د) زبان کو

(ج) گھڑ کو

(ب) دل کو

(الف) دماغ کو

ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے:

(43)

091004044

(د) سائنس

(ج) تاریخ

(ب) شاعری

(الف) سیرت طیبہ

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش کی تھی:

(44)

091004045

(د) اہل علاقہ نے

(ج) اہل طائف نے

(ب) اہل مکہ نے

(الف) اہل مدینہ نے

قرآن مجید کی جس سورت میں تقویٰ کا ذکر ہے:

(45)

091004046

(د) سورۃ الاخلاص

(ج) سورۃ الناس

(ب) سورۃ الحجرات

(الف) سورۃ الفاتحہ

اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے کس چچا سے کہا کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو تبلیغ سے روکیں؟

(46)

091004047

(د) حضرت ابوطالب

(ج) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ب) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(الف) حضرت ابولہب

پردہ پوشی سے مراد ہے:

(47)

091004048

(د) نصیحت کرنا

(ج) بڑھا چڑھا کر پیش کرنا

(ب) عیب ظاہر کرنا

(الف) عیب چھپانا

دوسروں کے عیب چھپانے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملے گا:

(48)

091004049

(د) اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

(ج) اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے گا

(ب) اس کو خنجر لکھ دیا جائے گا

(الف) اس کے عیوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا

اس کو خنجر لکھ دیا جائے گا

(49)

091004050

(50) نبی کریم ﷺ دوسروں کی اصلاح فرماتے:

- (الف) نام لے کر (ب) نام لیے بغیر
(ج) سختی فرما کر (د) مجمع میں آئے کھڑا کر کے

091004051

(51) دین اسلام میں منع کیا گیا ہے:

- (الف) عیب تلاش کرنے سے (ب) صلہ رحمی کرنے سے
(ج) سخاوت کرنے سے (د) میانہ روی اختیار کرنے سے

091004052

(52) جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ:

- (الف) تصدیق کرے (ب) تردید کرے (ج) آگے پہنچائے (د) انکار کر دے

091004053

(53) اس کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے:

- (الف) نقاب (ب) پردہ پوشی (ج) مستور (د) عیب

091004054

(54) اگر ہمیں کسی کا معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں:

- (الف) عیب (ب) طعنہ (ج) پردہ (د) نقصان

091004055

(55) کسی کے عیب اچھلنے اور اسے طعنہ دینے کو قرار دیا گیا ہے:

- (الف) بہت اچھا (ب) سخت گناہ (ج) مفت (د) اجتماعی مفاد

091004056

(56) اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ لیا ہے تو اسے رہنا چاہیے:

- (الف) خوش (ب) غم گین (ج) خاموش (د) نیک

091004057

(57) نبی کریم ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر بات فرما دیتے تھے:

- (الف) علانیہ (ب) نیکی سے (ج) تحسین سے (د) اشارے سے

091004058

(58) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ پیتا ہے:

- (الف) پانی (ب) شربت (ج) شراب (د) دودھ

091004059

(59) دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً کا خیال نہیں رکھا جاتا:

- (الف) ضابطہ اخلاق (ب) پردہ پوشی کا (ج) صداقت کا (د) اجتماعی مفاد کا

091004060

(60) موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے:

- (الف) اوقات کا (ب) پردہ پوشی کا (ج) اصلاح کا (د) تحقیق کا

091004061

(61) اختیار نہ کرنے کے بہت سے ذرائع اور اخروی نقصانات ہیں:

- (الف) پردہ پوشی (ب) سخاوت (ج) سختی (د) نرمی

091004062

(62) اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات:

- (الف) مجروح ہوتے ہیں (ب) ختم ہوتے ہیں (ج) فروغ پاتے ہیں (د) مضبوط بنتے ہیں

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	د	4	ب	5	الف	6	الف
7	د	8	ب	9	ب	10	الف	11	ج	12	ب
13	ج	14	الف	15	الف	16	د	17	الف	18	ب
19	د	20	د	21	الف	22	الف	23	الف	24	ب
25	د	26	د	27	ب	28	ج	29	ب	30	الف
31	الف	32	ب	33	د	34	ب	35	ب	36	الف
37	ب	38	الف	39	ب	40	الف	41	د	42	الف
43	ب	44	الف	45	ب	46	ب	47	الف	48	الف
49	الف	50	ب	51	الف	52	الف	53	ب	54	الف
55	ب	56	ج	57	د	58	ج	59	ب	60	ب
61	الف	62	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

091004063

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شکرگزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ شکرگزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ خاتم النبیین ﷺ فوراً الْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

091004064

2۔ بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بد اعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تحقیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

091004065

3۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاص و تقویٰ کی ایک مثال بیان کریں۔

جواب: اہل مکہ نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب سے کہا کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ

خاتم النبیین ﷺ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے فرمایا:

”اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔“

091004066

4۔ پردہ پوشی کے حوالے سے دور حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: دور حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ ایسے میں ہمارے میڈیا کو چاہیے کہ لوگوں کی پردہ پوشی کا خیال رکھے اور غیر ذمہ دارانہ خبر سے اجتناب کرے۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع کے استعمال پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنیں نہ کہ زحمت۔

اضافی مختصر سوالات

091004067

5۔ شکر و قناعت کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہنچانا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو لائق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

091004068

6۔ شکر و قناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔

جواب: اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے اور روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

091004069

7۔ حدیث مبارک کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟

جواب: ”کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے“ (جامع ترمذی 2486)

091004070

8۔ لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا کریں، کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

”جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا“ (جامع ترمذی 1955)

091004071

9۔ شکر و قناعت کے بارے میں آیت مع ترجمہ لکھیے۔

جواب: لَبَنٌ شَاكِرًا لِّمَّا آتٰکُم مِّنْهُنَّ (سورۃ ابراہیم: 7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تم میں سے جو چیزیں چاہوں گا۔

091004072

10۔ شکر و قناعت کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم 1054)

091004073

11- شکر و قناعت کیسے اوصاف ہیں؟ حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: شکر اور قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اپنے لیے کچھ پایا تو اس نے ناشکری کی۔“

091004074

12- انسان کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں؟

جواب: انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکر گزار بننے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

091004075

13- عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے رب نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پر تعیش سامان زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

091004076

14- انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاً اَكْ اللہ خیراً کہنا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاً اَكْ اللہ الخیراً (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی 2035)

091004077

15- امانت داری سے کیا مراد ہے؟

جواب: امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔

091004078

16- قرآن مجید کی آیت کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

(سورۃ النساء: 58)

”بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

091004079

17- حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کے دربار میں کیا جواب دیا؟

جواب: ایک مرتبہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکہ مکرمہ میں جو شخص نبوت کے دعوے دار ہیں وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایقانے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہوتی ہیں۔ (صحیح بخاری 2681)

091004080

18- امانتوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں افراد معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب: امانتوں کی ادائیگی کا سلسلہ حکمران وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال اور

عزت کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علماء دین حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اغنیاء اپنے اموال میں سے غربا و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

091004081

19- امانت و دیانت کے تعلق کی وسعت بیان کیجیے۔

جواب: امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کی پاس داری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ان میں داخل ہیں۔

091004082

20- امانت و دیانت کے بارے میں ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مسند احمد 5140)

”اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔“

091004083

21- حدیث کی روشنی میں امانت کا کیا تقاضا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

”امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔“

(جامع ترمذی 1264)

091004084

22- سیرت النبی خاتم النبیین ﷺ سے امانت و دیانت کی ایک مثال یا واقعہ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ امانت داری کا پیکر تھے، اس لیے کافرا و مشرک بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ ہجرت مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس تھیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

091004085

23- اپنے جسم کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا کیوں حرام ہے؟

جواب: انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

091004086

24- امانت و دیانت کی وسعت بیان کیجیے۔

جواب: اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خواہ وہ خاندان کا سربراہ ہو، شوہر ہو، غرض سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی کے راز کو افشاء نہ کرنا بھی امانت داری ہے۔ مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہذا ہمیشہ کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔ مجلس میں جو بات کہی جائے، وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلاتا جائز نہیں۔

091004087

25- مجالس میں کی جانے والی گفت گو کے بارے میں ارشاد رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ تحریر کیجیے۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے، تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے، اگر بیان کر دے تو خیانت ہوگی۔ (جامع ترمذی 1909)

091004088

26- دنیا اور آخرت میں کامیابی کا کیا نسخہ ہے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور خلافتی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

091004089

27- اخلاص کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: اخلاص کا معنی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا، اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔

091004090

28- تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

جواب: تقویٰ کا لفظی معنی ہے: ڈرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

091004091

29- اخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ** (سورۃ البینہ: 5) اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سو ہو کر۔ (سورۃ البینہ: 5) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْفَقَكُمْ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

091004092

30- اخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** (صحیح بخاری: 1) ترجمہ: تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔

091004093

31- نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط کیا ہے؟

جواب: نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہ الہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

091004094

32- تقویٰ کی اہمیت مختصر تحریر کریں۔

جواب: اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاص نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

91004095

33- نبی کریم ﷺ کے تقویٰ کا کیا عالم تھا؟ سیرت طیبہ کی روشنی میں مختصر وضاحت کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں

مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد استغفار فرماتے تھے اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے، حالاں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ معصوم عن الخطا تھے۔

091004096

34۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن سلوک کے بارے میں ایک واقعہ تحریر فرمائیے۔
 جواب: ایک غزوے کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن ادھر آ نکلا، آپ خاتم النبیین ﷺ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے تلوار پر قبضہ کر لیا اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جگایا اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے کہا کہ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، اب تلوار نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ہاتھ میں تھی، آپ خاتم النبیین ﷺ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمہیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، آپ نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسن سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

091004097

35۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری کیا ذمہ داری ہے؟
 جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اخلاص و تقویٰ کی خوبیاں پیدا کریں۔ ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں۔

091004098

36۔ اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے کے چند ثمرات لکھیے۔
 جواب: اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے اور ان کی لذت میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

091004099

37۔ ریا کاری یا دکھاوے کی نیکی کے چند اثرات لکھیے۔
 جواب: جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے، اس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہوگا۔

091004100

38۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کثرت سے استغفار کیوں فرمایا کرتے تھے؟
 جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا یہ استغفار فرمانا دراصل اپنی امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

091004101

39۔ پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔
 جواب: پردہ پوشی کا معنی ہے کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ پردہ پوشی کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب کی ہی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہوتا ہے۔

091004102

40۔ پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیے۔
 جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَجَسْصُوا ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

091004103

41- پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری 2442)

091004104

42- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

091004105

43- اگر کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ لیا ہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے لیکن اگر وہ ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

091004106

44- اپنے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کے بارے میں حدیث نبوی ﷺ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے کچھ راستہ ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزاری، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈال رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے۔“ (صحیح بخاری 6069)

091004107

45- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ لوگوں کی اصلاح کیسے فرماتے تھے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

091004108

46- مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی 2032)

091004109

47- پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیے۔

جواب: پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے ذمیوی اور اخروی نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔ نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

091004110

48- پردہ پوشی کرنے کے کیا ثمرات ہیں؟

جواب: اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔ جب برائی کی باتوں اور عیبوں

کو اچھالا جائے تو برائیاں کھینکتی ہیں اور جس پر انہوں نے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔

091004111

49- معاشرے کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ لائیں اور معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور باہمی اخوت و محبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

091004112

50- پردہ پوشی کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

جواب: دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔

091004113

51- موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، رحمت نہ بنیں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳- تفصیلی جواب دیں۔

091004114

1- درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

☆ امانت و دیانت

☆ شکرو قناعت

☆ پردہ پوشی

☆ اخلاص و تقویٰ

﴿شکرو قناعت﴾

شکرو قناعت کا معنی و مفہوم

شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَنْ شُكْرُكُمْ لَا يَبْدُنَكُمْ (سورۃ ابراہیم: 7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

احادیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم: 105)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اللہ کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔“

(سنن ابی داؤد: 4814)

ایک دوسرے مقام پر شکر کے اجر کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے“ (جامع ترمذی 2486)

شکر و قناعت کی وسعت

قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرنا رہے اور نعمت کے بعد جمل جائے، اس پر راضی رہے۔ شکر اور قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں، جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے۔

شکر و قناعت کی اہمیت

اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے اور روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت

آپ ﷺ خاتم النبیین شکرگزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ خاتم النبیین کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ فوراً الْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ شکرگزاری بننے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

عملی زندگی میں شکرگزاری بننے کا طریقہ

عملی زندگی میں شکرگزاری بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے رب نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں، شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پر تعیش سامان زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا ہے۔

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاکَ اللہ خَيْرًا کہنا ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاکَ اللہ خَيْرًا

(اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی 2035)

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا

کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا“ (جامع ترمذی 1955)

﴿امانت و دیانت﴾

امانت کا مفہوم

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔

بڑی امانت داری

سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کی پاس داری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی سب سے اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ان میں داخل ہیں۔

امانت کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں

تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَوَدُّوا إِلَىٰ أَهْلِيهَا ۚ (سورة النساء: 58)

”بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی امانتوں کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

نبی کریم ﷺ کی روشنی میں:

خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ (مسند احمد 5140)

”اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔“

مفہوم اور امانتوں کی ادائیگی کا سلسلہ:

امانتوں کی ادائیگی کا سلسلہ حکم ران وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکم ران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علماء، دین حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال رعایا اپنے اموال میں سے غریب و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

امانت کا تقاضا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔“

(جامع ترمذی 1264)

نبی کریم ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امانت داری کا پیکر تھے، اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر

پکارتے تھے۔

اہل مکہ کی امانتیں

ہجرت مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس تھیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

زندگی بطور امانت

انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

ہر شخص کے دائرہ کار میں امانتیں

اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ خواہ وہ خاندان کا سربراہ ہو، شوہر ہو، غرض سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی کے راز کو افشاء نہ کرنا بھی امانت داری ہے۔ مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہذا ہمیشہ کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔

مجلس کی امانت

مجلس میں جو بات کہی جائے، وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلاتا ناجائز نہیں۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے، تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے۔ اگر وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے، اگر بیان کر دے تو خیانت ہوگی۔ (جامع ترمذی 1909)

امانت و دیانت کے فوائد و ثمرات

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بد اعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

﴿اخلاص و تقویٰ﴾

اخلاص کا مفہوم

اخلاص کا معنی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا، اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان

کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہ الہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

خلاص قرآن مجید کی روشنی میں

ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل ایک سو ہو کر۔ (سورۃ البیہ: 5)

حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

ترجمہ: تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری: 1)

تقویٰ کا مفہوم

تقویٰ کا لفظی معنی ہے: ڈرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے سے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت قرآن مجید میں

تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایمان والوں کو خطاب کر کے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (سورۃ الحجرات: 13)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

تقویٰ کا اصل مقام دل

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل میں تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاص نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

خلاص و تقویٰ اور اسوۂ حسنہ

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے۔ گویا اخلاص و تقویٰ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقویٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرتے تھے۔ اہل مکہ نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو حرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب سے کہا کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے فرمایا:

”اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔“

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تقویٰ کا عالم
نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اخلاص و تقویٰ اور دل جمعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دونوں
پاؤں سوج گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف
کر دیں ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (صحیح بخاری: 4836)
حاصل کلام

اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے اور ان کی لذت میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے
ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو
وہ مشکل لگتی ہے، اُس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔ جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار
ہو جائے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہوگا۔

﴿پردہ پوشی﴾

پردہ پوشی کا مفہوم

پردہ پوشی کا معنی ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ پردہ پوشی کے لیے ستر پوشی کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

دین اسلام کی تعلیمات

دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش
کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس کا مذاق اڑائیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

کسی کے عیب اچھالنے اور اسے طعنہ دینے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ پردہ پوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ

نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری: 2442)

اجتماعی مفاد کا خیال

اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی برا کام دیکھ لیا ہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے

لیکن اگر وہ ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں
کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

معافی سے محروم

پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہے۔ نبی کریم

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈال رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے“۔ (صحیح بخاری 6069)

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرمادیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش

کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی 2032)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انداز اصلاح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

جدید میڈیا پر پردہ پوشی کی ضرورت

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات

نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔

ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا

انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

دُنیوی اور اخروی نقصانات

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔ نفرت بڑھنے

کے ساتھ ساتھ دشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے

ہیں۔

حاصل کلام

جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں

پر پردہ ڈالیں اور معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور باہمی اخوت و محبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

بُری عادات سے اجتناب

- (1) تکبر (2) حسد
(3) جھوٹ (4) غیبت اور بہتان

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

091004115

(1) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:

- (الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت کی وجہ سے
(ج) کثرتِ علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

091004116

(2) یہودی مدینہ کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر ایمان نہ لانے کی وجہ تھی:

- (الف) حسد (ب) مال و دولت (ج) غرور (د) لاعلمی

091004117

(3) حدیث نبوی ﷺ کے مطابق منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے:

- (الف) جھوٹ بولنا (ب) سچ بولنا (ج) کنجوسی کو (د) بغاوت کرنا

091004118

(4) قرآن مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے:

- (الف) غیبت کو (ب) جھوٹ کو (ج) سود کو (د) تکبر کو

اضافی معروضی سوالات

091004119

(5) تکبر سے مراد ہے:

- (الف) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (ب) کثرت سے مال خرچ کرنا
(ج) تنہائی کو اختیار کرنا (د) دوسروں سے نفرت کرنا

091004120

(6) زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے:

- (الف) تکبر کی (ب) عاجزی کی (ج) صلہ رحمی کی (د) رواداری کی

091004121

(7) حدیث مبارک کے مطابق کون سا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا؟

- (الف) رائی کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (ب) گندم کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا
(ج) جو کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (د) چنے کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا

091004122

(8) متکبر شخص محروم ہو جاتا ہے:

- (الف) محنت سے (ب) مال سے (ج) نوکری سے (د) اطمینانِ قلب سے

091004123

(9) انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بُری اور ہے:

- (الف) حقیر (ب) چھوٹی (ج) خراب (د) بڑی

- (10) تکبر کی تین مختلف صورتیں ہیں سرفہرست خود کو شریک ٹھہرانا ہے:
091004124 (الف) مال کے ساتھ (ب) پڑوسیوں کے ساتھ (ج) اللہ کے ساتھ (د) بزرگوں کے ساتھ
- (11) فرعون اور نمرود نے دعویٰ کیا:
091004125 (الف) ولی ہونے کا (ب) رب ہونے کا (ج) صحابی ہونے کا (د) نبی ہونے کا
- (12) اہل مکہ کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے آدمی کا حق تھا جو ہوتا:
091004126 (الف) مال دار (ب) دکان دار (ج) نیک (د) محنتی
- (13) جھوٹا نہیں ہو سکتا:
091004127 (الف) صابر (ب) مومن (ج) ہم سایہ (د) بخیل
- (14) انسان بُرے اخلاق کا سہارا لیتا ہے جب وہ مبتلا ہو جاتا ہے:
091004128 (الف) تکبر میں (ب) خود غرضی میں (ج) لالچ میں (د) بھوک میں
- (15) انسان بُرے اخلاق کا سہارا لیتا ہے تحفظ کرنے کے لیے:
091004129 (الف) مال کا (ب) جھوٹی انا کا (ج) اولاد کا (د) حقوق کا
- (16) متکبر آدمی اپنے قریب بیٹھے والوں سے کرتا ہے:
091004130 (الف) پیار (ب) نفرت (ج) دشمنی (د) بعض
- (17) ابلیس نے کس سے حسد کیا؟
091004131 (الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت آدم علیہ السلام (ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام
- (18) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے:
091004132 (الف) آگ لکڑی کو (ب) غصہ عقل کو (ج) روشنی اندھیرے کو (د) بدی نیکی کو
- (19) کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے:
091004133 (الف) حسد (ب) فضول خرچی (ج) کنجوسی (د) غیبت
- (20) حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے رشک کرنا جائز ہے:
091004134 (الف) قاضی اور بادشاہ (ب) قاری اور خنچی (ج) تاجر اور ملازم (د) عالم اور شاعر
- (21) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے اللہ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے:
091004135 (الف) غصہ سے (ب) اندھیرے سے (ج) بدی سے (د) حسد سے
- (22) جو شخص کسی مسلمان کی بُرائی چاہے وہ ہے:
091004136 (الف) گناہ گار (ب) متکبر (ج) مغرور (د) حاسد
- (23) حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود نہیں کرتا:
091004137 (الف) سخاوت (ب) دیانت (ج) عبادت (د) محنت

1004138

(24) سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا:
(الف) ابلیس نے (ب) قاتل نے (ج) نبی بنی حوانے (د) نمرود نے

1004139

(25) رشک کرنا نہیں ہے:

(الف) حرام (ب) جائز (ج) مستحب (د) حلال

1004140

(26) حسد کے مقابلے میں آتا ہے:

(الف) تکبر (ب) سچ (ج) رشک (د) ایمان

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	الف	6	الف
7	الف	8	د	9	د	10	ج	11	ب	12	الف
13	ب	14	الف	15	ب	16	ب	17	ب	18	الف
19	الف	20	ب	21	د	22	د	23	د	24	الف
25	الف	26	ج								

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ تکبر کے کوئی سے دو نقصانات بیان کریں۔

جواب: تکبر کی وجہ سے انسان نہ صرف جھوٹ، غیبت اور خود پسندی جیسی اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ وہ اطمینان قلب جیسی قیمتی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

2۔ رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

جواب: اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔ حسد مراد وہ کیفیت ہے جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش یہ نعمت کے پاس نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔ قرآن و سنت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، لیکن رشک کی اجازت دی گئی ہے۔

3۔ جھوٹ کی چار مختلف صورتیں تحریر کریں۔

جواب: جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر مقدمہ بنانا دینا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، جس درخواست دینا، جعلی میڈیکل شواہد دینا، موبائل یا ہوش میڈیا کے ذریعے سے جھوٹی بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ شامل ہیں۔

4۔ ”غیبت اور بہتان باہمی تعلقات کی خرابی اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہیں“ وضاحت کریں۔

جواب: غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے، ایک دوسرے کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دور رس

میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی پیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدان جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بھی بچے گا اور ہمارا دل بھی پرسکون رہے گا۔ دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

اضافی مختصر سوالات

5- تکبر کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

091004145

جواب: انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

091004146

6- تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكْبُرُوْا عَلٰٓى الَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ غُلُوْٓا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۝ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

ترجمہ: وہ آخرت کا گمراہ ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پر ہییز گاروں کے لیے ہے۔ (سورہ انفصل: 83)

091004147

7- تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: تکبر کی پہلی صورت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور غرور نے کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انبیاء کرام و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔

091004148

8- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تکبر کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم 91)

091004149

9- کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟

جواب: کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ اس بیماری سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے غرور و تکبر سے باز رہیں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

091004150

10- بعض اہل مکہ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا انکار کیا؟ قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیجیے۔

جواب: بعض اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ نبی اکرم کے خاندان میں جناب عبد اللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔ اس

اعتراف کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

ترجمہ: اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (کہ اور طاف کی) کو دو ہفتوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟ (سورۃ الزخرف: 31)

091004151

11- تکبر کی تیسری صورت کون سی ہے؟

جواب: تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ کیا جائے۔ انسان کے اندر تکبر بعض اوقات کثرتِ علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت و ریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسب اور نسب پر فخر، عہدہ و منصب، کام یا بی و کام رانی کے حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

091004152

12- غرور و تکبر کی مختلف صورتیں اور ان سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: غرور و تکبر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑا کر چلنا، کپڑے زمین پر گھیٹے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا۔ اس کے برعکس کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

091004153

13- حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس نے سجدہ کرنے سے کیوں انکار کیا تھا؟ قرآن مجید کی روشنی میں لکھیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کے انکار کی وجہ یہی تکبر تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ فَآوَاكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ (سورۃ البقرہ: 34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

091004154

14- تکبر کی نحوست سے انسان کن برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے؟

جواب: انسان جب تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اپنی جھوٹی انا کے تحفظ کے لیے برے اخلاق کا سہارا لیتا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جو اس کی خود ساختہ عزت کو بچا سکے۔ اس نحوست کی وجہ سے انسان جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور دیگر اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔

091004155

15- متکبر آدمی کی کیفیت بیان کیجیے۔

جواب: ایسے شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے، لامحالہ اس کا انجام دنیا اور آخرت میں ذلیل ہونا ہوتا ہے۔ متکبر آدمی اپنے قریب و دور سے نفرت کرتا ہے، مریضوں اور بیماروں سے بھاگتا ہے، ایسا آدمی گھر کے کام کاج میں حصہ نہیں لیتا۔

091004156

16- جھوٹ کی مختلف صورتیں بیان کریں۔

جواب: جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا مقدمہ بنانا، کوئی چیز فروخت کرنے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ دینا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے جھوٹی بات کی اشاعت کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

091004157

17- غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟
جواب: غیبت اور بہتان کا معنی ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

091004158

18- حسد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔
جواب: حسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

091004159

19- حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔
جواب: حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی بفرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔

091004160

20- حسد کی دو جوہات بیان کریں۔
جواب: حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔ دوسری وجہ دعا ہے کہ اس کے علاوہ دشمن کے جذبات، جب دنیا، ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا، حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

091004161

21- سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری 5748)

091004162

22- حسد کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟ قرآنی آیت کا حوالہ دیجیے۔
جواب: حسد کرنے والے کو حاسد کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
وَمَنْ شَرَّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (سورۃ الفلق: 5)
ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

091004163

23- سب سے پہلے کس نے اور کس سے حسد کیا تھا؟
جواب: سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم، فہم، دولت و ثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

091004164

24- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حسد کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”حسد سے بچو، حسد نیکوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“ (مسند ابوداؤد 4903)

1004165

25- رشک سے کیا مراد ہے؟ حدیث کی روشنی میں بیان کیجیے۔

جواب: اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کو حاصل ہے کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔ رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک ہی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا: ”رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔“ (صحیح بخاری 7529)

1004166

26- حسد سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: حسد سے بچنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجسس کریں کہ میں نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرکز بن جائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر 1 تفصیلی جواب دیں۔

1004167

1- درج ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

☆	حسد	☆	تکبر
☆	غیبت اور بہتان	☆	جھوٹ

تکبر

تکبر کا مفہوم

تکبر حق کی مخالفت اور دوسرے لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔

تکبر بہت بڑی اور بڑی بیماری

انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو تکبر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

تکبر کی وجوہات

انسان کے اندر تکبر بعض اوقات کثرتِ علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت و ریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسبِ نسب پر فخر، عہد و منصب، کامیابی و کامرانی کے حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

قرآن مجید کی روشنی میں تکبر کی مذمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۝ ترجمہ: بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورہ النحل: 23)

اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کے انکار کی وجہ یہی تکبر تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
 وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۳۴﴾ (سورۃ البقرہ: 34)
 اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور
 تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ کی روشنی میں تکبر کی مذمت
 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
 جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم: 91)

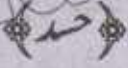
تکبر کی مختلف صورتیں / حالتیں
 غرور و تکبر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑا کر چلنا، کپڑے زمین پر گھیٹنے
 سے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا۔

تکبر کے جذبات پیدا کرنا
 کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں
 تکبر کی اقسام
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا

تکبر کی تین مختلف صورتوں میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے رب ہونے کا دعویٰ کیا۔
 نیکو کرام و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا
 دوسری صورت یہ ہے کہ انبیاء کرام و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان
 عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔ جس طرح بعض اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا
 مستحق لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا
 سخت تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔

سارے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کرنا
 تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ
 کیا جائے۔

تکبر سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل
 کرتے ہوئے غرور و تکبر سے باز رہیں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور ہم راہِ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔



حسد اور رشک کا مفہوم

حسد سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال

کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے، لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا ہوتے ہیں۔
حسد کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات

قرآن و سنت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا، لیکن رشک کی اجازت دی گئی ہے، حسد کرنے والے کو طاعن کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ** (سورۃ الفلق: 5)

ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سب سے پہلا حاسد

سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم و فن، دولت و ثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”حسد سے بچو، حسد نیکوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“ (سنن ابوداؤد 4903)

رشک کی جائز صورتیں

رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

”رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے

اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی رہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔“ (صحیح بخاری 7529)

حسد کی وجوہات

حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود محنت نہیں کرتا، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔ دوسری وجہ دغا نہ کرنا ہے، اس کے علاوہ دشمنی کے جذبات، حب دنیا، ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا، حسد کی بنیادی علامات ہیں۔

حسد کا تعلق

حسد کا تعلق دل سے ہے افعال سے نہیں ہے لہذا جو شخص کسی بھی مسلمان کی برائی چاہے، وہ حاسد ہے۔

حسد کا سبب بڑا نقصان

حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان اس حد تک گمراہ ہوتا ہے کہ قتل و غارتگری بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ انسان جب اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔ معاشرے کو مثبت کی بجائے منفی جذبات اور عوامل کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ یوں اپنی تخلیق کا مقصد بھی کھو بیٹھتا ہے اور مایوسی کی دلدل میں دھنسا چلا جاتا

ہے، جیسا کہ یہود مدینہ منورہ کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے سے محروم رہے۔

سنت نبوی ﷺ سے راہ نمائی

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر لیتے تھے (صحیح بخاری 5748)

حاصل کلام:

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

﴿جھوٹ﴾

جھوٹ کا مفہوم

جھوٹ سے مراد ایسی بات یا دعویٰ ہے جو حقیقت کے خلاف ہو اور اسے جان بوجھ کر کسی کو گمراہ کرنے یا دھوکہ دینے کی غرض سے بیان کیا جائے۔ جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔ حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کا حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ (سورۃ الحج: 30) ترجمہ: ”اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

ایک موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (صحیح بخاری: 33)

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا ”کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟“ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ”ہاں ہو سکتا ہے۔“ پھر انھوں نے پوچھا ”کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟“ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ”ہاں ہو سکتا ہے۔“ پھر انھوں نے پوچھا ”کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟“ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ”نہیں مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔“ (موطا امام مالک 1630)

آپ خاتم النبیین ﷺ اعلان نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ تجارت اور دیگر معاملات زندگی میں اس قدر دیانت داری اور سچائی سے کام لیتے کہ اہل عرب آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

جھوٹ سے شدید نفرت

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی اور وہ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے فیض یافتہ یہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

وَاللّٰهُ مَا كُنَّا نَكْذِبُ وَلَا نَذَرُ مَا الْكَذِبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

جھوٹ کی صورتیں

جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تن درست انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (یعنی رپورٹ) بنوانا، جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا مقدمہ بنادینا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلاف واقعہ بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

جھوٹ کے چند نقصانات

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔

☆ جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔

☆ جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھودیتا ہے۔

☆ جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

☆ جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

سچ بولنے کے چند فوائد

سچ بولنے والے کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اسے دل کا سکون مل جاتا ہے۔ لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والے کو بعض اوقات وقتی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے لیکن اصل فائدہ اور ہمیشہ رہنے والا فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

حاصل کلام

ہمیں ہمیشہ سچائی کی عادت اپنانی چاہیے۔ خاص طور سے اپنے ماں باپ سے تو ہرگز جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں وہ زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا یہ اصول بنانا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں۔

غیبت اور بہتان

جواب: غیبت اور بہتان کا مفہوم

غیبت اور بہتان کا معنی ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی بہتان ہے۔ اسے تہمت لگانا بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے عدالتی نظام میں کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے، تہمت لگانے والے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ ہوتی ہے۔

غیبت کرنا سخت گناہ

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔ کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔ (سورۃ الحمزہ: 01)
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو۔ (سورۃ الحجرات: 12)

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔ (سنن ابی داؤد: 4880)

غیبت کرنے والے کو عذاب

ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ: 349)

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و فعل کا حساب دینا ہوگا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔ (سورۃ ق: 18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

غیبت اور بہتان کے نقصانات

غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے، ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدان جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منخوس دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچے گا، ہمارا دل پرسکون رہے گا، دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

(5) جادو، فال اور توہم پرستی

﴿مشقی معروضی سوالات﴾

سوال نمبر ۱۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

- 091004168 (1) کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے: (الف) بدشگونی (ب) جادو (ج) فال (د) علم نجوم
- 091004169 (2) انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سبب ہوتی ہے: (الف) بد اعمالیوں کا (ب) جادو کا (ج) تیز رفتاری کا (د) فال کا
- 091004170 (3) عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منخوس سمجھتے تھے: (الف) صفر المظفر کو (ب) محرم الحرام کو (ج) ذوالحجہ کو (د) ذوالقعدہ کو
- 091004171 (4) حدیث مبارک کے مطابق چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی: (الف) قسمت کا حال پوچھنے والے کی (ب) فضول خرچی کرنے والے کی (ج) حوصلہ شکنی کرنے والے کی (د) مزدور کا حق رکھنے والے کی
- 091004172 (5) وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے: (الف) عنبر (ب) عجوہ (ج) مبروم (د) قلمی

اضافی معروضی سوالات

- 091004173 (6) بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظر پر یا خیال کو اپنا لینا ہے: (الف) توہم پرستی (ب) جادو (ج) بدشگونی (د) نحوست
- 091004174 (7) فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی ہے: (الف) جادو (ب) علم نجوم (ج) توہم پرستی (د) بدشگونی

091004175

(د) نفع بخش

091004176

(د) جنات کے پاس

091004177

(د) رزق

091004178

(د) مباح

091004179

(د) صدقہ کی

091004180

(د) زکوٰۃ

091004181

(د) بدشگونی

091004182

(د) ہر چیز پر

091004183

(د) فرشتے

091004184

(د) جادو

091004185

(د) گھر

091004186

(د) شیطان

(ج) جائز

(ب) قابل تعریف

(ج) فرشتوں کے پاس

(ج) غربت

(ج) حرام

(ج) نیکی کی

(ج) نماز

(ج) توہم پرستی

(ج) دولت پر

(ب) فرشتے

(ج) بیماری

(ج) معاشرہ

(ج) انسان

(ب) قابل تعریف

(ب) اللہ تعالیٰ کے پاس

(ب) دولت

(ب) حرام

(ب) نیکی کی

(ب) نیکی

(ب) فال

(ب) خیال پر

(ب) فرشتے

(ب) تنگ دستی

(ب) انسان

(ب) ملاق

بدشگونی اور توہم پرستی ہے

(الف) قابل مذمت

نفع و نقصان کا اختیار ہے

(الف) لوگوں کے پاس

انسان کو جو بھی پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے

(الف) مصیبت

فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں ہے

(الف) حلال

اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تعلیم دی ہے

(الف) فاتحہ کی

جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک قبول نہ ہوگی

(الف) دعا

ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے

(الف) جادو

جادو گر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ قبضہ کر لیتا ہے

(الف) جائیداد پر

جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے

(الف) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

(ج) حضرت آدم علیہ السلام

جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ ہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ

(الف) بدشگونی

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے

(الف) جادوگر

توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں بن جاتے ہیں

(الف) جاہل

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	الف	2	الف	3	الف	4	الف	5	ب

6	الف	7	ج	8	الف	9	ب	10	الف
11	ب	12	ج	13	ج	14	الف	15	ب
16	الف	17	د	18	ج	19	ب		

مشقی مختصر سوالات

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

1۔ توہم پرستی کی تین مختلف صورتیں بیان کریں۔

091004187

جواب: توہم پرستی کا معنی ہے، بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنالینا۔ (1) توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے (2) کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ (3) فال وغیرہ کے ذریعے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی میں ہے۔

091004188

2۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کون سی دعا پڑھ کر حضرات حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کیا کرتے تھے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے:

اَعِيْذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مَةَ.

ترجمہ: میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہرزہ بریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ (جامع ترمذی: 2060)

091004189

3۔ حدیث نبوی خاتم النبیین ﷺ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوبہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (صحیح بخاری: 5769)

091004190

4۔ توہم پرستی کے کوئی سے چار معاشرتی نقصانات تحریر کریں؟

جواب: جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔

☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔

☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔

☆ توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

اضافی مختصر سوالات

091004191

5۔ توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟

جواب: توہم پرستی کا معنی ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنالینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز دن یا مہینے کو برا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

091004192

پُر امید رہنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟

اسلامی تعلیمات میں بد شگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بد شگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

091004193

حصول خیر اور حاجت روائی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے؟

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔

091004194

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات کس کی ہے؟

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں۔

091004195

بد شگونی کی مختصر وضاحت کریں۔

کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا بد شگونی ہے۔ بد شگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

091004196

نفع و نقصان کا اختیار کس کے پاس ہے؟

نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شے نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کر دے تو اسے دور نہیں کر سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کس بنانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ یونس: 107)

091004197

انسان کو مصیبت کیوں پہنچتی ہے؟

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔

091004198

توہم پرستی کی مختصر وضاحت کریں۔

جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔

091004199

استخارہ سے کیا مراد ہے؟

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

91004200

13- بدشگونی اور بدفالی کی مذمت میں حدیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: اسلام نے جیسے تو ہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم: 5821)

91004201

14- نیک فال لینے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: 5754)

91004202

15- جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکتی تو اسے کیا کہنا چاہیے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکتی تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

”اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلَهَ غَيْرُكَ“

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد: 7045)

91004203

16- جادو کے بارے میں مختصر وضاحت کریں۔

جواب: جادو ایک حقیقت ہے جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں پر عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادو گر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔

91004204

17- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے کیسے پناہ مانگا کرتے تھے؟

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کوچھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی: 2058)

91004205

18- تباہ کر دینے والی چیزوں کے بارے میں ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔ (صحیح بخاری: 5764)

91004206

19- جادو اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ کن برائیوں کا شکار بن جاتا ہے؟ بیان کیجیے۔

جواب: جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔

☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔

☆ توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں ہدایت بن جاتے ہیں۔

☆ توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

جادو، ٹوٹے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض
 اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔
 جاہل عاملوں اور شعبہ باز لوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
 جادو کے بارے میں اسلامی تعلیمات مختصر لکھیے۔

091004207

حجاب: اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے
 اور توجہ کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

مشقی تفصیلی سوال

سوال نمبر ۳۔ تفصیلی جواب دیں۔

091004208

۱۔ بدشگونی، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔

حجاب: بدشگونی، فال اور توہم پرستی کا مفہوم

توہم پرستی کا معنی ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنالینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی
 چیز یا مہینے کو برا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔
 ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا بدشگونی ہے۔
 بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت

بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نفع و نقصان کا اختیار
 اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شے نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کر دے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید کی روشنی میں

ترجمہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ خیر
 کا راہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم
 فرمانے والا ہے۔ (سورۃ یونس: 107)

توہم پرستی کی مذمت

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا
 ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی
 کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ منظر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ مستقبل کے حالات جاننے اور مستقبل کے کام بنانے کے لیے ستاروں
 کی چال، فال یا جادو ٹوٹے وغیرہ کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔
 استخارہ کی تعلیم

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون

طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت الفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔
بدشگونی اور بدفالی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
جو شخص نبوی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی (صحیح مسلم 5821)

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک
شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے
ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری 5754)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

”اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا
کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد 7045)

جادو کا مفہوم

جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور
عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے
اور جھوٹے کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی 2058)

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے صبح کے وقت سات جھوٹے کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (صحیح بخاری 5769)

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: تباہ کردینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے سے بچو۔ (صحیح بخاری 5764)

نبی کریم ﷺ خاتم النبیین حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

أَعِزُّدْكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ غَیْظٍ لَا مَمَّةَ.

ترجمہ میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

(جامع ترمذی 2060)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے یہی دعا فرماتے تھے۔

عزت، قال اور تو ہم پرستی کے نقصانات

جادو، ستاروں اور قال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور تو ہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔

جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔

☆ ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔

☆ تو ہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔

☆ تو ہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

☆ جادو، ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام نہانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض

وقت اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔

☆ جاہل عاملوں اور شعبہ باز لوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حاصل کلام

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور شر

سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں روشن

تھیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔